یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. N. 352.

اخبار اہلحدیث

امرتسر

اے مدعی پیروی مصطفیٰ کی گفتار — مت دیکھ کسی کا قول و کردار

یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے — بس بھول کے تو نقل کیا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عہ

والیان ریاست سے ... ےعہ

رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۱۲ؔ

" " " ششماہی ہر

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" " ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے +

امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۲۵ہجری مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۷ء

خانہ جنگی کا خاتمہ

جنگ کردی آشتی کن زانکہ نزد عاقلان
این مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

۳ رمضان کے اہلحدیث میں ایک چٹھی بخدمت جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی چھپی تھی کہ آپ حسب معاہدہ نزاع متعلقہ تفسیر القرآن وغیرہ اپنا مضمون منصفوں کے پاس بھیجیں تاکہ فیصلہ ہو کر باہمی صلح صفائی ہو۔ اس کے جواب میں جناب موصوف کی طرف سے ایک خط پہونچا جو حسب ایما مولویصاحب درج کیا جاتا ہے:-

"مولوی ابو الوفا جعل اللہ شیمتہ الوفا و وقاہ الجفا۔ تمہاری کھلی چٹھی میں نے کمال تعجب سے پڑھی معلوم نہیں اس چٹھی کی اشاعت بوجہ نسیان ماسبق ہوئی ہے یا یہ تجاہل عارفانہ ہے۔ اس معاہدہ میں اور اس کے بعد تمہارے متعدد خطوط میں درج ہے کہ خاکسار کے اعتراضات مطبوعہ جلد ۱۹ کے (جو تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں) جو جوابات تم تحریر کروگے پہلے خاکسار انکو ملاحظہ کریگا پھر اگر انکو صحیح پاویگا تو مان لیگا اور کسی منصف کی حاجت نہ ہوگی اور اگر ان جوابات کو کافی نہ سمجھیگا تو ان پر کچھ مناسب اُنکے مختصر ریمارک کرکے مجلس شوریٰ اصحاب ثلاثہ کے پاس بھیجا جاویگا۔ پھر جس امر پر دو شخصوں کا اتفاق ہوگا اسکو مان لیا جاویگا مگر تم نے اعتراض کا جواب تحریر کرکے میرے پاس آجتک نہیں بھیجا بلکہ خط ۲۲ جون میں تحریر جواب سے صاف انکار کرکے تمنے لکھدیا ہے کہ میں ان اعتراضات کے جواب میں کافی سمجھتا ہوں کہ اپنے رسالہ آیات متشابہات کو ارباب شوریٰ کی خدمت میں بھیجدوں۔ میرے خیال میں رسالہ مذکور میرے جواب کے لئے اور میرا مذہب بتانے کے لئے کافی ہے اور تحریر یکم جولائی ۱۹۰۷ء میں تمنے یہ لکھدیا ہے کہ میرے خیال میں میرے رسائل اور تفسیر کو حضرات ثلاثہ بغور ملاحظہ فرماویں بعد ملاحظہ جو فیصلہ فرما دینگے مجھے منظور ہوگا۔ جناب مولوی محمد حسین صاحب کو اختیار ہے جو اس جواب پر جو چاہیں لکھیں میں اب کچھ نہیں لکھونگا۔ اس انکار سے تم نے اس معاہدہ کو خود ہی فسخ کر دیا اور اب اُلٹا مجھ سے یہ سوال کیا ہے کہ آپ اپنا مضمون بغرض فیصلہ منصفوں کے پاس بھیجیں گے یا نہیں۔ اگر بھیجیں گے تو کبتک اور اگر نہیں بھیجیں گے تو کیوں۔ اس کے جواب میں میں بجز اس کے اور کیا کہوں کہ آپ میری اعتراضات کا جواب تحریر کرکے میرے پاس بھیجینگے یا نہیں اگر بھیجینگے

ہو ناظرین اہلحدیث یہ معاہدہ کے الفاظ کو بغور پڑھیں کہ مولوی صاحب کو ریمارک کرنے حق حاصل ہے؟ (اہلحدیث)

ضروری اطلاع :- گم شدہ پرچہ کی بابت پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت، تیسرے ہفتہ قیمت فی پرچہ ۲ر فی پرچہ۔ اخبار گم شدہ کا نمبر اور نمبر خریدار ساتھ لکھنا ضروری ہے - مینیجر

تو کہتک اور اگر نہیں بھیجیں تو کیوں۔ خط مذکور میں تمہارا یہ کہنا کہ میرا رسالہ اور تحریر گم ہوگئی ہیں یہ کہنا کہ میرے رسالہ اور تفسیر میرے جواب کے لئے کافی ہیں ہرگز کافی نہیں ہے۔ وہ رسالہ اور تمہاری تفسیر کافی ہوتی تو منصفین آرہ کے نزدیک کیوں کافی نہ ہوئی دجوان سے دو دو کا کہا گیا) اور میں انکا جواب کیوں لکھتا اتنی لمبی تیر وتحریروں کو کون پڑھتا ہے۔ اور اس معاہدہ میں میرے اعتراضات کے جواب میں منصفوں کے پاس تفسیر و رسائل کا بھیجنا قرار پایا تھا یا اُن اعتراضات کا جواب لکھکر بھیجنا کہو تو سوچو اور فہم اور انصاف سے کام لو۔ میں نے تمہاری اس نئی درخواست (ارسال رسائل) کو بھی قبول کر لیا تھا۔ اور اپنے اعتراضات کے ساتھ تمہارے کل رسائل کا منصفوں کے پاس بھیجوانا منظور کر لیا تھا اور حسب قرارداد سابق اُن رسائل اور اُن کے جوابات کے ساتھ میں نے ایک مختصر دیا۔ جنمیں موضع نزاع کی تعیین اور امور فیصلہ طلب کی تنقیح تھی تمہاری پاس بھیجدیا تھا۔ تم نے اس ریمارک کو تو اب تک دبا رکھا ہے اور اس سوال کو اخبار میں شائع کر دیا ہے۔ یہ غفلت اور نسیان و تجاہل عارفانہ نہیں تو اور کیا ہے۔ میرے اس جواب کو اخبار میں چھاپکر اسکا جواب بھی اسی اخبار کرد و اس کو ناظرین سمجھ لیں گے کہ اہل شوری کے پاس اعتراضات مندرجہ رسالہ اور ان کے جوابات بھیجنے میں اور ان کے متعلق ان کی رائے لینے میں توقف تمہاری طرف سے ہوا ہے یا میری طرف سے۔

ابو سعید محمد حسین۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۷ء

اس نزاع کے متعلق اصل بات تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ تمام خط و کتابت معاہدہ وغیرہ کو پبلک کی روشنی میں لایا جائے اس لئے میں نمبروار اُن کاغذات کو شائع کرتا ہوں تاکہ جماعت اہلحدیث کو معلوم ہو سکے کہ میں اس نزاع کو کہاں تک خاتمہ دینے کا خواہاں رہا ہوں اور میری پالیسی امن جوئی میں کہاں تک ۔۔۔ ہے ۔۔۔ معاہدہ جو یہ ہے:۔

معاہدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر القرآن بکلام الرحمن پر جو اعتراضات وارد ہوں اُنکے جوابات مصنف تفسیر مذکور بپابندی اصول تفسیر مندرجہ اتقان دیگا۔ اُن جوابوں کو معترض دیکھکر اگر کافی نہ سمجھے تو مجلس شوریٰ علماء (جو بتراضیٔ فریقین قائم ہوگی) میں پیش ہونگے اگر مجلس شوریٰ اُن جوابات کو دیکھکر یہ رائے دے کہ مصنف بسبب اُن اغلاط

کیوجہ سے اہل سنت سے خارج ہے اور معتزلہ یا نیچری وغیرہ بدعتی فرقوں میں داخل ہے تو مصنف رجوع کریگا اور اگر اہل سنت سے خارج نہ کیا تو معترض بھی خارج نہیں سمجھیگا۔ فاللہ علی ما نقول شہید۔ ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ ۱۱ جون ۱۹۰۷ء

العبد العبد

ابوالوفا ثناء اللہ مصنف تفسیر بقلم خود ابو سعید محمد حسین معترض بقلم خود

اس معاہدہ میں معترض کو میرے جواب پر کچھ بھی لکھنے کی اجازت نہیں بلکہ ناپسندی کی صورت میں ارباب شوریٰ کی سپرد کرنا لکھا ہے اور ارباب شوریٰ کے فیصلہ کے متعلق بھی کوئی شرط نہیں کہ مجمل ہو یا مفصل بلکہ صرف اتنا ہے کہ فیصلہ کر دیں خواہ دو حرف کریں یا لمبا انکو اختیار ہے۔ فیصلہ میں دلیل لکھیں یا نہ لکھیں۔ معترض کے دلائل کا جواب دیں یا نہ دیں۔ ناظرین! میرے اس بیان کو معاہدہ کے الفاظ سے مطابق کر کے اسے یاد رکھکر آگے چلیں۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

(۱) اس معاہدہ کے مطابق بالفعل صرف ان ہی اغلاط کی بہ پابندی اصول اتقان تصحیح کافی ہوگی جنکو رسالہ اشاعۃ السنہ کی جلد ۲۱ میں مدلل کر چکا ہوں یا دلیل لکھکر مفسر کے پاس بھیج چکا ہوں ان اغلاط کی تصحیح کے بعد اور اغلاط پر بحث کی ضرورت نہ رہیگی اور اگر ضرورت ہوگی تو پھر دیکھا جائیگا۔

اب اس معاہدہ کے مطابق ایک ہفتہ کے اندر اغلاط کی تصحیح ہونی چاہئے۔ پھر ایک ہفتہ کی مہلت مجلس شوریٰ کو دی جائیگی تاکہ اشاعت رسالہ جلد ۲۱ سے پہلے اغلاط کا فیصلہ ہو جائے اور اگر ارباب شوریٰ زیادہ مہلت چاہینگے تو رسالہ شائع ہو جائیگا۔ پھر اگر ارباب شوریٰ کا فیصلہ اس رسالہ کے برخلاف ہوا تو اُس فیصلہ کو بھی رسالہ میں شائع کیا جائیگا۔ اور اس کے ساتھ معترض کا رجوع شائع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ابو سعید محمد حسین ۔ ۶ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ ۔ ۱۸ جون ۱۹۰۷ء

خاکسار کی طرف سے اسکا جواب:۔

(۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربنا افتح بیننا بالحق واصلح ذات بیننا وانصرنا علی ولد دعاءنا

چونکہ مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا اور میرا معاہدہ ہوا ہے کہ تفسیر القرآن عربی مصنفہ فقیر پر جو اُن کو اعتراضات ہوں وہ پیش کریں خاکسار جواب دیگا۔ اگر مولانا موصوف اُن جوابات کو کافی نہ جانینگے تو علماء کے شوریٰ میں پیش کر کے فیصلہ کرایا جاویگا کہ مصنف تفسیر اس طرز کے اختیار کرنے سے معتزلی

ahmadimuslim.de

مرقع قادیانی

اور نیچری ہے یا اہل سنت ہے اس لئے مولوی صاحب ممدوح نے سردست مجکو چار اغلاط پر متنبہ فرمایا ہے اور تحریر فرمایا ہے کہ شاگردان: غلاط کی تصحیح کریں اور اغلاط کے پیش کرنے کی حاجت ہی نہ پڑے گویا آن کے خیال میں یہ اغلاط سب سے بڑی یا واضح تر ہیں اور وہ یہ ہیں لمسجد اسس علی التقویٰ پارہ ۱۱ رکوع ۲ مندرجہ تفسیر القرآن بصفحہ (۱۹۰) اور آیت رابطوا پارہ ۴ رکوع مندرجہ تفسیر القرآن بصفحہ ۷۵ - اور آیت اھل البیت پارہ ۲۲ - رکوع اول مندرجہ تفسیر بصفحہ ۳۵۲ - اور آیت کوثر پارہ ۳۰ مندرجہ تفسیر بصفحہ ۵۰۰ - مگر چونکہ مضمون مرسلہ مولانا صاحب میں بہت سے حوالجات میری کتاب آیات متشابہات کے مدرج ہیں اس لئے میں ان اغلاط کے جوابات میں کافی سمجھتا ہوں کہ اسی رسالہ کو ارباب شوریٰ کی خدمت میں پیش کر دوں - میری خیال میں میرے جواب کیلئو اور میرا مذہب بتانے کیلئے وہ کافی ہے - ہاں چونکہ معاہدہ میں لکھا گیا ہے - کہ با جذوی اصول مندرجہ اتقان جواب ہوگا اس لئے معرض ہے کہ میرا اصول تفسیر کو [illegible]

ان اقوال صحابہ کے سمجھنے کے لئے شاہ ولی اللہ صاحب کا فوز الکبیر بھی ملحوظ رکھتا ہوں جہاں وہ فرماتے ہیں ان الصحابۃ والتابعین ربما یفسرون اللفظ بلازم معناہ (فصل اول فی شرح غریب القرآن)

پس خاکسار بحکم اصول مذکورہ قرآن شریف کی تفسیر پہلے قرآن سے کرتا ہے یعنی بشہادت لغت وعلم صرف ونحو وعلم بیان وغیرہ علوم آلیہ وسیاق وسباق وغیرہ چنانچہ اتقان کی اسی فرع میں ہے

وتمام ھذہ الشرائط ان یکون ممتلاً من عدۃ الاعراب لا یختلف علیہ اختلاف وجوہ الکلام الخ

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ علوم آلیہ کو قرآن دانی میں بہت کچھ دخل ہے اس کے علاوہ نہ میں معتزلوں کے اصول جانتا ہوں کیونکہ میں نے انکی کوئی تصنیف مستقل نہیں پائی نہ میں کسی نیچری کے اصول کا پابند ہوں اگر میں نیچری اصول کا پابند ہوتا جیسا کہ مولانا ممدوح مجھپر گمان کرتے ہیں تو سب سے مقدم میں معجزات موسویہ اور عیسویہ سے انکار کرتا اور نار ابراہیم اور معراج کو نہ مانتا حالانکہ میں نے بتصریح ان تمام امور کو لکھا ہے بلکہ نیچری کا ان مقامات پر خاص رد کیا ہے پھر میں نہیں سمجھتا کہ مولانا ممدوح مجکو نیچری اور معتزلی بلکہ مرزائی کیوں فرماتے ہیں ؎

بروز حشر گر پرسند خسرو را چرا کشتی؟ ✦ چہ خواہی گفت قربانت شوم تا ہم نگویم

میں اس بیان کو بھی اپنی نسبت صحیح نہیں جانتا جو مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ میں معتزلوں کو علم وفضل میں صحابہ سے بڑھکر جانتا ہوں حاشا وکلا - اسکا جواب بھی میرے رسالوں سے مل سکتا ہے میں جو کچھ لکھتا ہوں ان میں مرقوم ہے اور غالباً منصف مزاج کے لئے وہ کافی ہے -

رہا یہ کہ میں احادیث نبویہ اور آثار سلفیہ متعلقہ تفسیر کو کیسا جانتا ہوں چونکہ یہ سب کچھ میرے رسالہ آیات متشابہات اور الکلام المبین سے معلوم ہو سکتا ہے اس لئے میں انہی کا حوالہ کافی جانتا ہوں اور مولانا ممدوح نے بھی انہی کا زیادہ حوالہ دیا ہے پس ارباب شوریٰ انہیں کو ملاحظہ فرما کر میری دخول - خارج ہونے کا فیصلہ فرما دیں -

[illegible]

جواب نمبر اول - [illegible] سنت وسلف امت جائز ہے - تفسیر اتقان میں منقول ہے اور اسکا مصنف تفسیر القرآن ملتزم ہے جیسا کہ اپیل میں مبسوط ہے کوئی ضرورت نہیں کہ آپ انکی کوئی مستقل تصنیف دیکھیں -

جواب نمبر دوم - یہی اصول معتزلہ واصول نیچریہ ہے - جس سے وہ تفسیر قرآن کرتے ہیں - گو اصول انکار معجزات میں آپ ان سے متفق نہیں[1] -

جواب نمبر سوم - یہی اصول معتزلہ واصول مرزائیہ ہے جس سے وہ تفسیر آیات قرآن کرتے ہیں - علاوہ بر اں ایک اصول انکا یہ ہے کہ حقیقت شرعیہ حقیقت لغویہ سے مقدم ہے تو صرف احکام میں ہے نہ اخبار و پیشگوئیوں میں اپیل میں اس کی تفصیل ہے -

مجھے منظور ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے رسائل آیات متشابہات والکلام المبین اور میرے مضامین جلد ۲ (نصیحت نامجات ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و خط بنام حافظ عبد اللہ صاحب آروی - اپیل فیصلہ آرہ مطبوعہ) تین شخصوں کی مجلس شوریٰ میں پیش ہوں پھر جس امر میں انہیں سے دو شخص متفق ہوں اسکو قبول کیا جاوے -

[1] تو پھر نیچری کیسے ہوئے؟ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

۱۱ مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی نزیل دہلی۔
۱۲ مولوی عبد الحق صاحب حقانی دہلوی۔
۱۳ مولوی محمد خلیل[1] صاحب مدرس مدرسہ سہارنپور۔

میرے جوابات نمبر ۱ تا ۳ تحریر ہذا کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب کچھ لکھیں تو مجھ کو دکھایا جاوے۔ صحیح ہوگا تو میں مان لونگا اور حسب قرارداد سابق منصف کے پاس بھیجنے کی ضرورت نہ رہیگی ورنہ منصف اہل شوریٰ کے پاس انکو اسی قسم کے دو حرفی ریمارک کے ساتھ بھیجا جاویگا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی اختیار ہوگا کہ اس کے جواب میں کچھ لکھیں اور پھر مجھے دکھادیں وعلیٰ ہذا القیاس۔

راقم ابو سعید محمد حسین بقلم خود ۵ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ ۱۷ جون ۱۹۰۷ء

اس تحریر میں جناب موصوف کی طرف سے کئی ایک باتیں خلاف معاہدہ وقوع میں آئیں۔ ایک تو آپنے میرے جواب پر اعتراض کئے جو حسب معاہدہ آپکا حق نہ تھا۔ اگر میرا جواب حسب معاہدہ نہ تھا تو مولوی صاحب کا یہ حق تھا کہ وجہ موجہ لکھکر میرا جواب واپس فرماتے۔ اُس جواب کا جواب لکھنا آپ کا کسی طرح سے حق نہ تھا معاملہ فہم اصحاب معاہدہ کو دیکھکر غالباً اس رائے میں مجھ سے اتفاق کرینگے۔

دوسری بات جناب سے خلاف معاہدہ یہ ہوئی کہ آپنے اخیر اس تحریر کے سوالات اور جوابات کو ختم نہیں کیا بلکہ لا انتہا ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ "مولوی ثناء اللہ کو بھی اختیار ہوگا کہ اس کے جواب میں کچھ لکھیں اور پھر مجھ کو دکھادیں علیٰ ہذا القیاس" (علیٰ ہذا القیاس کا مطلب ایسا سمجھ سکتے ہیں کہ سلسلہ ختم نہ ہو)

ان دو باتوں کے علاوہ ایک بات قابل تسلیم کو بھی جناب موصوف نے کمال انصاف سے تسلیم فرمایا ہے یعنی میرے جواب میں جو میرے رسائل کا پیش ہونا میں نے لکھا تھا اسکو منظور کیا جو کسی طرح سے خلاف معاہدہ بھی نہیں کیونکہ فریق مقدمہ اگر اپنی پہلی تقریر پر (جسکا فریق ثانی جواب دے چکا ہو) کامل بھروسہ رکھکر مخالف کی تقریر کا جواب نہ دے تو اسکا حق ہے اس سے اگر کچھ نقصان ہے تو اسی کا ہے فریق ثانی کا نہیں۔ مجھکو بھی چونکہ اپنی تحریر اور دلائل پر کامل بھروسہ تھا اور ہے کہ باوجودیکہ مولوی صاحب بھی مجھکو اکثر انکا رد کر چکے ہیں تاہم میرے خیال میں انکی بنا ایسے چٹان پر مضبوط ہے کہ ایسے ہوا کے جھونکوں کا اسپر کوئی اثر نہیں پہنچ سکتا۔ اسی لئے میں نے صرف اپنا اصول بتلا کر انہی کتابوں کا حوالہ دیا تھا جنکو مولوی صاحب ممدوح نے بھی

[1] ان کا نام مجیب خلیل احمد ہے۔ (ایڈیٹر)

منظور فرمایا۔ اب مولوی صاحب موصوف کھلی چٹھی کے جواب میں لکھتے ہیں کہ تمہارے رسائل کا پیش ہونا کافی نہیں۔ ناظرین مولوی صاحب کے جواب کو مکرر بغور پڑھیں میں اس کلام ہدایت نظام کی صحت ناظرین کی رائے پر چھوڑتا ہوں۔ یہ بھی لکھتے ہیں کہ تم نے میرے جواب دینے سے انکار کرکے معاہدہ کو فسخ کر دیا حالانکہ اگر معاہدہ فسخ ہوتا تو آپ تحریر ہذا میں رسائل کا بھیجنا کیوں منظور فرماتے۔ باری شکر ہے کہ آپنے کھلی چٹھی کے جواب میں بھی تسلیم فرمایا ہے کہ تیری درخواست بابت رسائل کتب کو میں منظور کر چکا ہوں۔ الحمد للہ کہ اس مضمون میں اب کوئی اختلاف نہ رہا۔ بہرحال میری طرف سے جو جواب دیا گیا وہ درج ذیل ہے:۔

[1] جواب نمبر ۱۔ اس نمبر میں فقط کی قید ہے یعنی بالکل توافق سنت یہ میری مراد نہیں ہے میں سنت کا توافق کرتا ہوں تفسیر میں بہت سے مقامات ایسے مل سکتے ہیں۔ آیت لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ مندرجہ تفسیر القرآن صفحہ ۱۹ اور آیت لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ وغیرہ ملاحظہ ہوں کہ کس طرح سے سنت کی موافقت کا خیال رکھا ہے غرض جس طرح علماء مفسرین اہل سنت توافق کرتے ہیں میں نے بھی کوشش کی ہے اما السهو والنسيان فقلما يخلو منه الانسان۔ حضرات منصفین میری تفسیر کو سرسری نظر سے بھی ملاحظہ فرماینگے تو مجھ کو کسی جواب کی حاجت نہ ہوگی۔ میری روش اُنپر واضح ہو سکیگی۔

جواب نمبر ۲۔ مرزا اگر یہ اصول مانتا کہ لغت کے لحاظ سے تفسیر ہو تو ایک دم انکا مذہب نہ چل سکتا۔ دمشق سے مراد قادیاں کون سے لغت میں لکھا ہے؟ خاتم النبیین کے لغت نے کس نبوت کی گنجائش رکھی ہے؟ علیٰ ہذا القیاس۔ مرزا کا مذہب تو صرف تاویلات پر مبنی ہے۔

جواب نمبر ۳۔ نیچری کا اگر یہ اصول ہوتا تو جنت۔ دوزخ۔ ملائکہ وغیرہ کی تاویلات غیر مرضیہ کیوں کرتا۔ آج اہل سنت کے پاس بجز لغت کی قید کے انکو قائل کرنے کے لئے اور کیا ہتھیار ہے۔

پس میرے خیال میں میرے رسائل اور تفسیر کو حضرات ثالث بغور ملاحظہ فرماویں بعد ملاحظہ جو فیصلہ فرما دینگے مجھے منظور ہوگا۔

جناب مولوی محمد حسین صاحب کو اختیار ہے میرے اس جواب پر جو چاہیں لکھیں میں اب کچھ نہ لکھونگا علی اللہ توکلت والیہ انیب۔ مجھے ان کے پیش کردہ تینوں منصف منظور ہیں۔

ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری بقلم خود [illegible] جمادی الاول ۱۳۲۵ھ

ahmadimuslim.de

اس کے جواب میں جناب موصوف نے دو تحریریں بھیجیں فرمایا کہ ان دونوں میں سے جو چاہو منظور کرو۔ ایک تحریر مصالحت کی تھی ایک مخاصمت کی۔ مصالحت کی تحریر میں چونکہ خلاف واقع امور کا بیان تھا (جنکا اظہار یہاں مناسب نہیں بوقت ضرورت حسب مصلحت ہوگا) وہ تو اس لئے میں نے منظور نہ کی۔ مخاصمت کی تحریر بھی خلاف معاہدہ تھی اس لئے اُس کی اطلاع دیگئی کہ یہ تحریر آپ کی خلاف معاہدہ ہے۔ ناظرین کی آگاہی کے لئے درج ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"۱ؔ ہر چند کسی کو اپنا منصف مان لینے کے لئے ہمارے نزدیک وہی اصول واجب اللحاظ ہے جسکو ہم صفحہ ۱۶ نمبر ۲ جلد ۱ میں بیان کر چکے ہیں مگر جب کسی کو اپنے دعوی اور اس کے دلائل پر ایسا بھروسہ اور یقین ہوتا ہے کہ جب کوئی منصف صاحب عقل و فہم و اہل انصاف و علم انکو غور سے دیکھیگا تو وہ فوراً ڈگری دیگا اور منکر کو قائل بنا دیگا تو وہ منکر کو قائل بنانے کے لئے باوجودیکہ وہ اپنی بات کو خود نافذ کر سکتا ہو دوسرے کو منصف مان لیا کرتا ہے اور یہ تحکیم خلاف عقل و مصلحت بندو ہے۔ اس سے اپنے دعوے کا پرکھنا پرکھوانا مقصود نہیں ۲ؔ ہوتا دوسرے پر اپنے پر زور دعوی کا ثبوت دکھانا مقصود ہوتا ہے۔

اس غرض سے ہم نے مولوی ثناءاللہ صاحب کی اس درخواست کو مان لیا تھا اور اب ہم اسکی تکمیل کے لئے حضرات منصفین کی خدمات میں یہ گذارش کرنا ضروری جانتے ہیں کہ وہ حضرات منصفین فیصلہ آرہ کے مانند سہل انگاری کے ساتھ سرسری نظر سے کام نہ لیں بلکہ تعمق فکر و تدقیق نظر کو کام میں لا کر سب سے پہلے خاکسار کے ان دعاوی کو "مولوی ثناءاللہ تفسیر عربی میں مذہب اہل سنت سے خارج اور مذہب معتزلہ وغیرہ اہل بدعت میں داخل ہوگیا ہے" کے دلائل ثلاثہ کو صفحہ ۱۱۱ و ۱۱۳ نمبر ۴ جلد ۲ میں ملاحظہ کریں پھر اس دلائل کی صغریات کا اجمالی ثبوت مولوی ثناءاللہ کی زبانی انکار سے جو بصفحہ ۳۱ نمبر ۱ جلد ۲ منقول ہے مشاہدہ کریں پھر مفصل ثبوت عبارات رسائل مولوی ثناءاللہ سے صفحہ ۲۶۰ سے صفحہ ۲۷۸ تک نمبر ۹ جلد ۲ میں ملاحظہ کریں۔ پھر ان دلائل کے کبریات کا ثبوت صفحہ ۲۷۹ سے صفحہ ۲۹۱ تک نمبر ۹ و ۱۰ جلد ۲ میں ملاحظہ کریں۔

ان شہادات و بیانات کے ملاحظہ کے بعد اگر حق بجانب خاکسار پاویں تو اپنے فرض منصبی انصاف سے کام لیکر خاکسار کو ڈگری دیں اور اگر خاکسار کے دعاوی و اس کے دلائل کے کسی جزء صغری یا کبری میں انکو شک یا اشتباہ ہو یا عدم ثبوت کا یقین ہو تو اسکو مفصل و مدلل طور پر بیان کریں۔ کہ فلاں دلیل کا فلاں مقدمہ اس وجہ سے غیر ثابت یا غلط ہے اور وہ مثبت دعوی نہیں۔

اس فیصلہ میں تو وہ اپنے اعتقاد و عندیہ سے کام لیں اور نہ دلائل خارج از کلام فریقین کی طرف رجوع کریں۔ جو کچھ کہیں فریقین کے کلام سے نکال کر کہیں اور پیش کریں اس امر کے تصفیہ کے لئے انکو منصف مانا گیا ہے اور اس شرط کی پابندی سے انکا فیصلہ تسلیم کیا گیا ہے۔ وہ ان امور تنقیح طلب کو چھوڑ کر اور طرف جائینگے یا اپنے اعتقاد و عندیہ یا مصلحت سے کوئی فیصلہ دینگے یا کوئی بات کہینگے وہ ہرگز ہرگز لائق سماعت نہو گی" ابوسعید محمد حسین

اس تحریر میں بڑی بات خلاف معاہدہ یہ ہے کہ آپنے اس میں منصفوں کی بابت چند ایک شرائط زائد کر دی ہیں جنکی بابت میں نے آپکو لکھا تھا کہ بعد تکمیل معاہدہ ایسی شرائط کا فیصلہ کسی فریق کا اختیار نہیں۔ علاوہ اس کے آپنے جن جن صفحات اشاعۃ السنہ کا اس میں حوالہ دیا ہے وہ صفحات ہنوز شائع بھی نہیں ہوئے تھے۔

میں حیران ہوں کہ میرے ساتھ تو آپ اتنی تنگی کرتے ہیں کہ خلاف معاہدہ کی بھی پرواہ نہ کر کے منصفوں سے مدلل اور مفصل فیصلہ چاہتے ہیں مگر حنفیوں کے مناظرہ میں جب آپنے مولوی عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی کو منصف مانا تھا اس معاہدہ میں آپنے کیوں یہ شرط نہ لگائی تھی وہاں تو صرف اتنا لکھا تھا کہ میں نے مولوی محمد عبدالحی صاحب کی منصفی مسئلہ فضیلت سکان حرمین میں تسلیم کی۔ محمد حسین عفا اللہ عنہ (فتاوی مولوی عبدالحی مرحوم جلد ۲ صفحہ ۳۰) بھلا کوئی شخص حاکم یا منصف کو کہسکتا ہے کہ مفصل لکھو گے تو منظور کرونگا نہیں تو نہیں۔ مدلل اور مفصل تقریر تو فریق مخالف کی بھی تسلیم کیجایا کرتی ہے۔ پھر اس میں منصف کی فضیلت اور مزیت کیا ہوئی؟

ناظرین غور فرماویں کہ میری رسائل اور تفسیر کے چند ایک مقامات کا دیکھنا تو (بقول مولوی صاحب) منصفوں کو مشکل ہوگا۔ مگر آپ کے اتنے صفحات کا پڑھنا پھر ان کا مفصل جواب لکھنا مشکل نہوگا۔ حالانکہ میری اصل تحریرات مطبوعہ کو اس لحاظ سے بھی دیکھنا ضروری ہے کہ انہی تحریرات کیوجہ سے مجھپر آپکا الزام ہے۔ کیا پھر یہ قرین انصاف نہیں کہ آپ کی تحریرات میں جو میری عبارات منقولہ ہوں انکو میری تصنیفات میں اصل موقع پر بھی منصف ملاحظہ فرما دیں کہ مبادا نقل عبارت میں یا اُن سے استنباط کرنے میں غلطی ہو۔ اس کے سوا اور بھی کئی ایک امور کافی سبب ہیں کہ میری مطبوعہ تحریرات کو دیکھیں یہ کیا انصاف ہے کہ منصف بالا بالا تحریروں کو دیکھیں اور اصل محل نزاع پر نظر نہ ڈالیں۔

آخری بات۔ باوجودیکہ آپ کی طرف سے کئی ایک امور خلاف معاہدہ ظہور

۱ؔ اسی اصول کو تو مرزا صاحب نے آپکا مفصل جواب نہیں دیا۔ بلکہ اپنی رسائل کا حوالہ کافی جانا (اڈیٹر) ۲ؔ شاید مولوی صاحب نے اس کلام میں خلاف ... صفحہ ۶ ...

پذیر ہوئے ہیں۔ مگر چونکہ میں اس نزاع کو بالکل خانگی نزاع جانتا ہوں اسلئے میں آپکی اس آخری تحریک کو بھی منظور کرتا ہوں۔ بشرطیکہ شرائط زائدہ کو حضرات منصفین بھی قبول کریں یعنی منفصل فیصلہ لکھنا اگر وہ قبول کریں تو مجھے بھی منظور ہے۔ میرا انکا ر ایک تو خلاف معاہدہ ہونے سے تھا۔ دوم منصفوں کے عدم تحمل کی وجہ سے۔ لیکن اگر وہ اس تکلیف کو اپنی صلاح سمجھکر گوارا کریں تو مجھے بھی منظور ہے۔ بہرحال یہ آپکی ایک درخواست ہے جسکا منظور یا نا منظور کرنا منصفوں کے اختیار میں ہے میرے اختیار میں نہیں تھا نہ یہ شرط معاہدہ ہے کیونکہ بعد تکمیل معاہدہ ہے۔ جو دخل معاہدہ نہیں ہو سکتی

صورت فیصلہ یہ ہے کہ آپ امرتسر میں کسی صاحب کو خط وکتابت منصفان کے لئے معتمد بنا دیں جیسے کہ لدھیانہ کے مباحثہ میں مولوی عبدالحی صاحب مرحوم کو پاس تات لفافہ بھیجنے کے لئے سردار چندر سنگھ کو آپ دونوں مناظروں نے معتمد بنایا تھا (دیکھو فتاوی لکھنوی جلد ۲ صفحہ ۵۵) امید ہے کہ جواب دو حرفہ منظوری کا بہت جلد آئیگا۔

قادیانی نیرنگیاں

ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ؂ + سی صد و ہفتاد قالب دیدہ ؂

مرزا صاحب کی نیرنگیوں کا نقشہ وہی ہے جو شیخ فریدالدین مرحوم عطار نے لکھا ہو ؂

چوں قشر مرغے شناس این نفس را + نے گشد بادو ؂ پردہ بر ہوا۔

تفصیل کے لئے واقعات ذیل سنئے!

۱۸۹۳ء میں ایکدفعہ مرزا جی نے جب عیسائیوں سے مباحثہ کیا بعد مباحثہ علماء امرتسر نے اُن سے مباحثہ کی درخواست کی تو آپنے لکھا کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ کہ دعهم وانتصارهم یعنی ان مولویوں کو اور ان کے حامیوں کو چھوڑ دو اس لئے میں انکا مخاطب نہیں کرتا۔ میری طرف سے مولوی نورالدین صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب کرینگے۔ اس سے بعد پھر آپنے متعدد کتابوں میں علماء اسلام کا خوب رد کیا۔ آخر ۱۸۹۶ء میں رسالہ **انجام آتھم** لکھا تو اس کے آخر صفحہ پر لکھ دیا کہ ہم نے قصد کر لیا ہے کہ آج سے بعد علماء کو مخاطب نہ کرینگے۔ اس سے بعد متصل ہی ۱۸۹۷ء میں اسی کتاب کے ضمیمہ پر علماء اسلام کو خوب کوسا۔ پھر نومبر ۱۸۹۸ء میں کتاب راز **حقیقت** لکھی جس کے پہلے صفحہ ہی پر اپنے مریدوں کو ہدایت فرمائی کہ اب یہ مسل خدا کے سامنے پیش ہے تم اپنے مخالفوں کا ہرگز کوئی جواب نہ دو۔ خدا خود فیصلہ کریگا اس کے بعد ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کو ایک طویل اشتہار موسوم "اشتہار معیار الاخیار" لکھا جس کے صد ۲ پر خاص علماء اسلام کو مباہلہ کا چیلنج دیا کہ بٹالہ یا قادیان میں آکر مجھ سے بحث کرو۔ اپریل ۱۹۰۲ء میں **واقع البلاء** لکھی اور اکتوبر ۱۹۰۲ء میں **کشتی نوح** لکھی ان سب کتابوں میں علماء اسلام سے خطاب کیا اور انکا خوب رد کیا۔ نومبر ۱۹۰۲ء کو ایک کتاب **اعجاز احمدی** خاص میرے نام کی ڈیڈیکیشن (تحفہ) لکھی۔ علی ہذا القیاس **تحفہ غزنویہ** اور **تحفہ گولڑویہ** اور وہ بہت سے رسالے لکھے جنمیں علماء اسلام سے مناظرہ کیا اور انکا خاص رد اور خطاب کیا۔ اس سے بعد جو تیسری دفعہ پھر الحکم کے اڈیٹر کو ہدایت فرمائی کہ تم مخالفوں کے جواب میں کچھ نہ لکھو بلکہ انکو خدا کی سپرد کرو۔ چنانچہ الحکم کے ساڈ اڈیٹر نے ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے پرچہ میں اعلان کر دیا۔ آج سے بعد کسی مخالف خصوصاً اہلحدیث پیسہ اخبار وغیرہ کا کبھی جواب نہ دونگا حضرت امام زمان نے منع فرمایا ہے۔ اس سے بعد پھر امام زمان اور آپکی امت کو خارش نے غلبہ کیا تو خاکسار سے مباہلہ کی ٹھہرائی۔ پہلے تو آپ کے اڈیٹروں نے کچھ لکھا۔ پھر آپ خود ہی درمیان میں کود پڑے۔ اور مباہلہ کا اشتہار دیدیا۔ جسکا اثر بھی بحمد اللہ حضرت پر اچھا خاصہ ہوا جسکا مفصل ذکر ۱۱۔ اکتوبر کے پرچہ میں کیا گیا ہے۔ زاں بعد آپ نے **حقیقت الوحی** بے ایمان بننے کی نیت سے ہی بڑی کتاب لکھی جسمیں سب مخالفین کا رد کیا اور اچھی طرح سے خطاب کیا۔ ان واقعات صحیحہ کے پیش کرنے سے ہماری غرض یہ ہے کہ ناظرین کو اس مسیح اور مہدی اور کرشن گوپال کی کسی قدر نیرنگیاں دکھاویں کہ جس کے اپنے استقلال اور اصابت رائے کا یہ حال ہے کہ گویا کسی استاد کا شعر اسی کے حق میں زیبا ہے ؂

شب کو مے خوب سی پی صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

ایک وقت اعلان ہوتا ہے کہ ہم کبھی نہ بولینگے۔ کوئی کچھ بھی کہو دوسرے وقت آپ بولتے ہیں کہ مغز چاٹ جاتے ہیں۔ ان واقعات گذشتہ اور توبہ شکستہ کو خوب یاد کر کے مندرجہ ذیل توبہ نامہ کو بغور دیکھئے جو اڈیٹر بدر اور اڈیٹر الحکم دونوں کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ ہر دو صاحب لکھتے ہیں:۔

"اطلاع عام" چونکہ ہماری طرف سے کیا تحریراً اور کیا تقریراً پورے طور پر مخالفوں پر اتمام حجت ہو چکا ہے اس لئے اب انکے ایسے کلمات کا اخباروں میں رد کرنا جو انصاف پر مبنی نہیں ہیں ہرگز مناسب نہیں۔ اب یہ تمام امور خدا تعالیٰ کی عدالت میں ہیں وہ خود آسمان سے انکا فیصلہ کریگا۔ میں لئے ہم تمام لوگوں اور تمام مخالفین کو عام اطلاع دیتے ہیں کہ اب مخالفین کی تحریروں کے مقابل پر انکا نام تک کوئی تحریر شائع نہیں ہوگی بجز اس صورت کے کہ کوئی ایسا افترا

پشمینہ
(۱) اعلیٰ الوا ... گز عرض ...
(۲) اعلیٰ الوا ... عرض ... گز
(۳) چادر ... عرض ... گز
(۴) چادر ... عرض ... گز
(۵) چادر ... عرض ... گز
(۶) چادر ... عرض ... گز
(۷) چادر ... طول ... گز عرض ...

اطلاع
کے ساتھ ... جوڑی ... مطلوب ہو ... خود ہی ... نمبر ... یہ منتظ ... طلب کر ... المشتہر ...

ahmadimuslim.de

شائع کریں جس پر خاموشی کرنے سے دین کا حرج ہو - والسلام علی من اتبع الہدیٰ

(بدر و الحکم ۱۰ / اکتوبر ۱۹۰۷ء)"

اس اعلان کی پختگی کی بابت ہم جانتے ہیں اور واقعات ہمکو بتلاتے ہیں کہ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا - اس لئے ہم یہ تو خوب جانتے ہیں کہ ان ہر دو اعلانوں کا اثر اسی قدر ہوگا جیسا کہ محرم کے مرثیہ سننے سے بازاری فاحشات کو زناکاری کی چھوڑنے پر ہوتا ہے جسکی انتہا محرم کی گیارہویں تاریخ ہوتی ہے مگر ہمارا سوال یہ نہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ چونکہ ہم اہلحدیث ہیں علم حدیث کے اصول میں ایک حدیث مرفوع ہوتی ہے ایک موقوف - ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے پہلی قسم شریعت میں حجت ہے اور دوسری قسم حجت نہیں - اس لئے دونوں صاحب اڈیٹر بدر و الحکم کم سے کم یہ اطلاع دیں - کہ یہ اعلان آپ دونوں صاحبوں نے اپنی اختیار سے دیا ہے یا مرزا صاحب کے حکم سے گو مرزا صاحب کے ایسے اعلانات کو بھی ہم جانتے ہیں کہ مخالفوں کے سخت مواخذات سے چند روز تک آرام سے بسر کرنے کے لئے اس قسم کے سرکلر دیا کرتے ہیں - آجکل تو خاصکر اہلحدیث اور مرقع کی پکڑ سے ایسا کرنا انکو بہت ہی ضروری ہے جس سے دانا سمجھ سکتے ہیں کہ ؎

زاہد ندہشت تاب وصال پری رخان + کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

مسافر آگرہ

کا اڈیٹر بھی عجیب کھوپری کا ہے - سرکار نے اپنی کسی ملکی مصلحت سے اس کے ارد گرد پولیس متعین کر رکھی ہے مگر وہ اسپر بھی کھسیانے ہو کر مسلمانوں ہی کو کوستا ہے - چنانچہ ۲۴ / ستمبر کے پرچہ میں لکھتا ہے :-

ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے متوجہ ہوتے ہیں کہ کیا یہی طریقہ تحقیق ایمان ہے کہ اپنے علماء دین کو حجرے میں بٹھا کر اپنے مسلمان بھائی ملازمان پولیس ہمارے پیچھے لگا کر اپنی ضعیف الاعتقادی کو چھپایا جاوے - حضرات آپکا یہ وطیرہ ناہنجار علماء دیندار ہرگز قابل وقار نہیں ہو سکتا "

حیف ہے ایسی سمجھ پر اور ہے ایسے بے جا تعصب پر - کوئی اس بھلے مانس سے اتنا نہیں پوچھتا کہ گورنمنٹ علماء اسلام سے فتوے لیکر کام کرتی ہے ؟ لالہ لاجپت رائے کو کس مولوی کے فتوے سے جلاوطن کیا گیا ؟ پولیس اگر تمہارے درپے ہے تو کس مولوی نے تمہارے پیچھے لگائی ہے اور انکی رپورٹیں کس مولوی کے پاس جاتی ہیں ؟ انسان کو بات کرتے ہوئے کچھ تو سوچنا چاہئے کہ دنیا

ہیں لوگ نادان ہیں تو دانا بھی ہیں مگر جو لوگ زناکاری اور بے حیائی کے احکام زینگ وغیرہ کو بھی علمی فلاسفی پر مبنی بتلاتے ہیں اُن سے ایسی فضول تحریرات کیا تعجب ہے -

لالہ صاحب! اہل اسلام نے تو آریوں کا ابھرتا جوش ایسا ٹھنڈا کیا کہ دنیا نے انکا لوہا مان لیا - نگینہ کے مباحثہ میں آپ بھی تو ایک طرف دیکھے بیٹھے تھے پھر کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آریوں کی کیسی گت ہوئی تھی - یاد نہو تو اپنے سوامی درشنانند جی سے پوچھو جنہوں نے صاف لکھدیا تھا کہ نگینہ کے مباحثہ میں آریوں کو شکست فاش ہوئی - پھر آپکو گھیانی ضلع بدایوں میں کیا سانپ سونگھ گیا تھا کہ خدا خدا کرکے بمشکل بعد درشن تو کرائے - مگر مباحثہ میں باوجود تقاضا انجمن اسلام اور علماء اسلام کے تشریف فرما نہوئے - اچھا اب بھی امرتسر آئیے یا آگرہ میں جلسہ کر کے بلائیے پھر دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے ؎

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا + بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید + ز جام دہر مئے کل من علیہا فان

۱۸ / اکتوبر کو علی گڑھ گزٹ کا غیر معمولی پرچہ پہونچا جس میں لکھا تھا کہ ۱۶ / اکتوبر کو جناب نواب محسن الملک سکرٹری علی گڈھ کالج انتقال کر گئے - مرحوم جماعت اہلحدیث کے ایک معزز رکن تھے - آپ کی کتاب "تقلید اور عمل بالحدیث" آپ کے اہلحدیث ہونیکا کافی ثبوت ہے - مرحوم اہلحدیث کے معزز فرد ہونے کے علاوہ تمام مسلمانوں کے پولیٹیکل اور تعلیمی امور میں ایک مسلم لیڈر تھے - گورنمنٹ اور مسلمانوں کے درمیان ایک قابل ترین معتمد تھے غرض خدا ان میں بہت سی خوبیاں تھیں مرنیوالے میں - مرحوم نے ایک ملاقات کے موقع پر ایک دفعہ کہا تھا کہ ہم کیا کریں کالج میں ترقی تعلیم دینیات کی تجویز کرتے ہیں تو ہمارے تعلیمیافتہ ممبر دور سے بیٹھے ہمکو لکھتے ہیں کہ تم کالج کو جڑ سے اکھیڑنا چاہتے ہو - میں نے کہا آپکی زندگی میں یہ حال ہے تو بعد میں تو مطلع بالکل صاف ہے - - - - - اب دیکھیں مسلمانوں کی ایسی بڑی درسگاہ کی باگ کس کے ہاتھ میں جاتی ہے - سر سید اور محسن الملک سے علماء اسلام کو اگرچہ کشیدگی تھی لیکن یہ بھروسہ بھی تھا کہ ان دونوں میں عربی تربیت کا اثر غالب ہے - خدا کرے انکا جانشین بھی کوئی ایسا ہی ہو جسپر علما کو بھی بھروسہ

... سے دارالرستہ میں ۲

کا مال
سفید کشمیری بانا طول
گز قیمت ۲۵ روپیہ
سفید - طول ۶ گز
قیمت ۱۷ روپیہ
سفید اعلیٰ بانا طول ۶ گز
قیمت ۱۶ روپیہ
رنگی طول ۶ گز
قیمت ۱۳ روپیہ
نسواری طول ۶ گز
قیمت ۱۴ روپیہ
سبز طول ۶ گز
قیمت ۱۳ روپیہ
سفید اعلیٰ تانا بانا کشمیری
گز قیمت ۳۱ روپیہ
طول جو ہر ایک چادر
ہو گیا ہے پورا پورے
اگر کسی صاحب کے پوری
روپیہ نہ ہو بلکہ نصف جوڑا
انکو نصف قیمت پر یک
بھیجا جائیگی - پتہ خوشخط لکھیں
واضح ہے کہ ہمارا مال
نہیں کیا جاتا بلکہ
بنا جاتا ہے جو مشین سے
ہوتا ہے -
درخواست ہے مفصل اشتہار
پر بھیجا جاتا ہے -
منیجر دی انڈین شال
امرتسر کٹرہ ... بھنگیاں

ہو سکو مرحوم نے سرسید کے بعد کالج اور کانفرنس کو جو ترقی دی ہے اسکا اظہار کچھ ضروری نہیں۔ عیاں را چہ بیاں۔ اہلحدیث اپنے ناظرین سے مرحوم کے لئے دعا وغیرہ اور جنازہ غائب کی درخواست کرتا ہے اللہم اغفر لہ وارحمہ وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ۔ مرحوم کی یادگار دو کتابیں قابل فخر ہیں آیات بینات رد شیعہ میں۔ تقلید اور عمل بالحدیث رد تقلید میں۔

ایک سنسکرت استاد

ہمارے دوست شیخ عبدالسلام صاحب جو مباحثہ دیو یہ کے بعد مسلمان ہوگئے تھے سنسکرت میں کافی لیاقت رکھتے ہیں مسلمانوں کے کسی مدرسہ کو یا کسی خاص شخص کو سنسکرت پڑھانے کے لئے شیخ صاحب کی خدمات کی ضرورت ہو تو دفتر اہلحدیث کی معرفت خط وکتابت کریں۔

ضروری اطلاع

حسب دستور قدیم اخیر سال پر اہلحدیث ایک ہفتہ تعطیل کریگا۔ امید ہے ناظرین آئندہ ہفتہ کی غیر حاضری کو اسی تعطیل میں شمار کرینگے۔ پانچویں سال کا پہلا پرچہ یکم شوال کو نکلیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سالانہ رعایت

کا اشتہار گذشتہ پرچہ میں ناظرین ملاحظہ کرچکے ہیں جسکا مطلب یہ ہے کہ اہلحدیث کے دفتر کی اپنی تالیفات میں ثلث قیمت کی تخفیف ہے۔ یہ تخفیف اخیر رمضان تک رہیگی۔ امید ہے ناظرین اس تخفیف سے فائدہ عظیم حاصل کرینگے۔ آئندہ کو ہمیشہ اخبار کا سال یکم شوال سے شروع ہوا کریگا۔ جیسا کہ مدارس عربیہ میں تعلیمی سال شوال سے شروع ہوتا ہے۔

قابل عمل ضروری

جن جن صاحبوں کی قیمت جلد ہذا کی ختم ہے ان کے نام سالانہ قیمت معہ محصول ۱۲؍ کا ویلیو یکم شوال کو جاری ہوگا۔ اگر کسی صاحب نے ویلیو لینے سے انکار کرنا ہو یا کسی وجہ سے چند روز تک توقف کرنا ہو وہ مہربانی سے اطلاع بخشیں۔ ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں نقصان کے موجب بنیں۔

امسال گذشتہ سال کی طرح اخبار کی قیمت میں تخفیف نہیں ہے۔

مولوی عبداللہ چکڑالوی اہلقرآن لاہور سے بنوں چلے گئے

جلسہ بدایون

از نامہ نگار

انجمن اسلامیہ بدایوں کو خدا ترقی دے اور مراد دلی میں کامیابی عنایت کرے اسی انجمن کی طفیل ہمکو علماء حقانی کی زیارتیں ہوتی ہیں تین سال سے ہمارے مخدوم مکرم مولوی فاضل ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری جلسہ سالانہ میں تشریف لاتے ہیں چنانچہ امسال بھی تشریف لائے اور اہل بدایوں کو اپنے پراثر وعظ سے محظوظ فرمایا۔ خدا کی شان ہے اہل بدایوں باوجود شدید اختلاف رائے کے مولوی صاحب کے ایسے دلدادہ ہیں کہ جونہی آپ کے تشریف آوری کی خبر سنتے ہیں بس جوق جوق جلسہ میں آتے ہیں امسال مولوی صاحب موصوف نے کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی دو دن تقریر فرمائی اور اس کے علاوہ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دندان شکن ایسے دئے کہ باید وشاید۔ مگر شرک آلود۔ بدعت پسند طبیعتوں کو کب گوارا کہ توحید الٰہی اور سنت نبوی کی اشاعت ہو۔ چنانچہ ان بدعت پسندوں نے سکرٹری انجمن کو خط لکھا کہ مولوی صاحب نے استمداد و استعانت اولیا کا رد کرکے اہل سنت دربگس نہند نام زنگی کافور کا دل دکھایا ہے اس لئے ہم سے انکا مباحثہ کرائیے۔ شیر پنجاب نے جب یہ رقعہ سنا تو سکرٹری انجمن سے کہا کہ بیشک میں تیار ہوں چنانچہ سکرٹری نے انکو لکھ دیا کہ مولوی صاحب مباحثہ پر تیار ہیں آپ مع اپنے علماء کے ہمارے مکان پر آجائیں۔ مولوی صاحب موصوف انتظار میں ہی تھے اتنے میں میرزا محمود بابی آپکے ملنے کو آئے اور دو گھنٹے تک خوب مباحثہ گرم رہا۔ حاضرین کو لطف آیا کرتے ایسے تو ایسا کرتے ہیں مگر جو دور دور ہی سے گیدڑ بھبکیاں دینے کے عادی ہوں انکو ایسی جرأت کہاں کہ سامنے آئیں چنانچہ ایسا ہی ہوا جواب دیا تو کسی اور ہی شخص کے نام کا۔ سکرٹری انجمن نے غصہ میں اس رقعہ کا جواب لکھا کہ آپ میرے مخاطب نہیں۔ مولوی صاحب نے پوچھا کیا قصہ ہے۔ معلوم ہونے پر قاصد کو فرمایا بھائی یہ کیا کرتے ہو جاؤ تم میرے نام کا رقعہ لے آؤ میں ہی وہاں آجاؤنگا لیکن اتنا کہنا تھا کہ وہ تو ایسا نا ہو گیا۔ لومڑیوں کو فکر ہوئی کہ کہیں شیر بیشہ بے بلائے ہی نہ آجائے شام تک صدائے برنخواست۔ شام کے وقت جب مولوی صاحب چلنے لگے تو باہر دروازہ کے پاس ایک شخص ملا کہ صاحب وہ (نام بھی کسی کا نہیں بتلایا) کہتے ہیں صبح ۷ بجے جلسہ ہوگا مولوی صاحب نے فرمایا پھر؟ بولا کہ آپ ٹھیریئے مولوی صاحب نے کہا کوئی خط بھی لائے ہو کہا نہیں زبانی پیغام ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا اچھا اب جاؤ دیکھو کہ ثناء اللہ بھاگ گیا مختصر قصہ تو یہ ہوا۔ اس صحیح اور سچی بات کو چھپا کر بدعت پسندوں نے اپنا جلسہ

ahmadimuslim.de

اہل فقہ میں ایک مضمون پر از کذب و زور شائع کیا جسکا ہر ایک فقرہ جھوٹ اور سراسر کذب ہے یہانتک دیکھو کہ مولویصاحب سبکے سامنے بازاریں سے ہوتے ہوئے چوپیہ (گھنٹہ دار گاڑی) پر سوار ہو کر ریل تک گئے اور سکرٹری انجمن مسٹر محمد سلیمان گھوڑی کی باگیں پکڑے ہوئے گاڑی کو چلا رہے تھے مگر کذاب اہل فقہ نے شائع کیا کہ مباحثہ کا نام سنتے ہی سکرٹری انجمن نے چپکے سے کرایہ کے یکہ پر مولویصاحب کو چلتا کیا۔ تف ہے ایسے سفید جھوٹ پر اور حیف ہے ایسے کذب پر۔ کیا ایسی کذب بیانیوں سے اپنی بدعات اور شرک کو کچھ تقویت دے سکتے ہیں افسوس ہے ہیں آجکل کے اخبار نویس فخر قوم و ملت۔ یہ بھی محض جھوٹ کہا کہ انجمن اسلامیہ نے فیصلہ کر دیا تھا کہ امسال اڈیٹر اہلحدیث کو نہ بلائینگے[1] ایسے سفید جھوٹ کا کوئی کیا جواب دے۔ بھلا اگر انجمن نے بلایا نہ تھا تو اسٹیشن ریل پر استقبال کو کیوں سب مہمان گئے تھے اور سکرٹری صاحب نے اپنے مکان پر مولانا صاحب کو کیوں اتارا تھا۔ اڈیٹر اہل فقہ اور اسکا نامہ نگار اگر سچے ہیں تو بلند آواز سے کہیں جھوٹے پر ہزار لعنت۔

خدا کی شان ہے اہل فقہ کا مضمون جیسا سر سے پاؤں تک جھوٹ ہے اس نے چھپا بھی ایسا کہ املا بھی غلط یہانتک غلط کہ صفحہ ۱۲ سے شروع ہو کر ۱۱ پر جاتا ہے۔ گویا یہ مصرع اسی کی شان میں ہے ؎ خود غلط مضمون غلط انشا غلط املا غلط

خریدار ۱۴۸ از بدایوں

[1] نہیں معلوم انہوں نے اپنو گھر بلوانے کو تجویز کر لیا ہوگا۔ وہ دفتر انجمن سے دریافت کرتے تو انکو معلوم ہوتا کہ تار و خط و خرچ بذریعہ تار انجمن کیطرف سے ہو گیا تھا (محمد سلیمان سکرٹری انجمن اسلامیہ۔ بدایوں) ۱۲

غریب فنڈ

میں جناب حاجی نور محمد صاحب از مئو ۱۲؍ منشی عبدالرؤف صاحب از کیپ امراوتی ۳؍ منشی عبدالنعیم خاں صاحب از باسم احباب سے چندہ کر کے ۶؍ از قتوے فنڈ ۱؍ سابقہ ۵؍ کل ۵؍

دو اخبار بنام میاں محمد الدین مقام چنڈی ابدال ڈاکخانہ مناور ضلع امیرپور علاقہ جموں۔ اور محمد اسماعیل طالب علم مدرسہ احمدیہ سیتا مڑھی ضلع مظفرپور

باقی ۱۵؍ اصحاب کرم توجہ فرماویں۔ درخواستیں بہت ہیں۔ رمضان کا مہینہ ہے۔ نفلی خیرات کا ثواب بھی فرضی جتنا ملتا ہے۔

درخواست منظور

خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر شال امرتسر نے معہ دیگر مولوی محمد احسن صاحب مرزائی کے نام پرچہ جاری کرنے کی سفارش کی ہو حسب ایماء انکے جاری کیا گیا۔

درخواست نمبر ۶۸ - میاں امام الدین خاں تحصیلدار علاقہ جیپور
درخواست نمبر ۶۹ - مولوی فیض احمد - جوکالیاں ضلع گجرات (پنجاب)

قابل توجہ اڈیٹر اہل فقہ و جواب طلب ضروری

آجکل اس زمانہ میں اختلاف کے باعث قوم اہل اسلام موجب مضحکہ غیر اقوام ہے خصوصاً ہماری قوم کے بڑے پیمانہ کے حامی و مددگار جنہوں نے بمقابلہ اہل حدیث کے اپنا لقب اہل فقہ رکھا ہے۔ ہم بہت خوش ہیں کہ بموجب منطوق نبوی من یرد اللہ بہ خیرا یفقهه فی الدین اگر ہمارے دوست مقلدین اس صیغہ سے اپنا نام اہل فقہ رکھیں۔ مگر افسوس کہ دعوی تو ہے اہل فقہ اور خود کردار طریقہ تقلید۔ حالانکہ تقلید اور فقہ کی آپس میں مباینت کلی و منافرت طبعی ہے۔ فقہ اور تقلید کا اجتماع مثل اجتماع ضدین کے ممکن نہیں ہے پس جو شخص مروجہ کتب اہل تقلید کنز۔ قدوری۔ جامع صغیر۔ ہدایہ۔ درالمختار وغیرہ کا پڑھا ہوا آپکو اہل فقہ نام رکھے وہ ایسا ہے جیسا جاہل مطلق اپنا نام عالم فاضل رکھے یعنی ہرگز وہ شخص فقیہ کہلانیکا مستحق نہیں اس دعوے کے اثبات میں بڑے نامدار حنفیہ کے اقوال سے تصدیق ہوگی دیکھو توضیح شرح تنقیح اصول فقہ کے اول میں مرقوم ہے الفقه معرفة النفس ما لها وما عليها (تنقیح) هذا التعريف منقول عن ابي حنيفة رح فالمعرفة ادراك الجزئيات عن دليل فخرج التقليد (توضیح) یعنی امام ابوحنیفہ سے منقول ہے کہ فقہ کے معنے ہیں معرفت نفس کے احکام نفع و ضرر کے اور معرفت کے معنے ہے ادراک کرنا جزئیات کا دلیل سے پس خارج ہوگئی تقلید اور پھر آگے چلکر توضیح والا لکھتا ہے وقيل العلم بالاحكام الشرعية العملية من ادلتها التفصيلية یعنی فقہ نام ہے جاننا احکام شرعیہ کا دلائل تفصیلیہ سے قوله من ادلتها اى العلم الحاصل للشخص الموصوف به من ادلتها المخصوصة وهى الادلة الاربعة وهذا القيد يخرج التقليد لان المقلد وان كان قول المجتهد والمفتى دليلا لكن ليس من تلك الادلة المخصوصة یعنی جو علم کہ شخص موصوف کو حاصل ہو دلائل مخصوصہ (کتاب۔ سنت۔ اجماع۔ قیاس) سے ہے اور یہ قید تقلید کو خارج کرتی ہے کیونکہ مقلد کو اگرچہ مجتہد کا قول دلیل ہے لیکن دلائل مخصوصہ اربعہ سے نہیں اور تلویح حاشیہ توضیح میں ہے کہ علم احکام شرعیہ کا و قتیکہ حصول اسکا بطریق نظر و استدلال ہے نہ بطریق تقلید کے حتی کہ اگر کسی شخص کو نماز روزہ کے وجوب کا بسبب شہرت کے علم ہو فقہ مصطلحاً نہ کہا جائیگا اسواسطے قید نظر اور اکتساب کی اور استدلال کے ذکر کرتے ہیں ۲

فتاوے

س نمبر ۴۱۴ - ہندہ (عورت) کی شادی اُس کے باپ نے قبل بلوغ کے کر دیا۔

س نمبر ۴۱۵ - ہندہ (عورت) کی شادی اس کے باپ نے بالغ ہونے کے بعد کر دیا۔ اب دونو صورت میں شوہر نے صحبت کرکے تھوڑے دن کے بعد چھوڑ دیا۔ اب شوہر اس کو نہیں رکھتا ہے اور طلاق بھی نہیں دیتا ہے۔ آدمی لوگ بہت سمجھاتے ہیں کہ ہندہ کو رکھو یا طلاق دیدو۔ مگر وہ (مرد) ہندہ کو نہ رکھتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے۔ اب ایسی صورت میں ہندہ دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں اور اگر کر سکتی ہے تو اس کی کیا صورت ہے۔ جواب مدلل ہونا چاہیے۔

س نمبر ۴۱۶ - نماز میں قرأت بعد الحمد کے کم سے کم کے آیت پڑھ سکتا ہے مثلاً بعد الحمد کے ایک آیت جیسی والعصر پڑھا۔ اب اس کی نماز ہوئی یا نہیں۔ حدیث سے کیا ثابت ہے۔

س نمبر ۴۱۷ - اذان نماز کے واسطے وقت شروع ہونے کے مثلاً پانچ منٹ قبل کہا گیا۔ اب پانچ منٹ کے بعد وقت ہو گیا۔ اب وہی اذان سے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۴۱۴ و ۴۱۵ - صورت مذکورہ میں عورت مظلومہ ہے اس کو چاہیے کہ صاحب ڈسٹرکٹ جج سے درخواست کرکے نکاح فسخ کرالے اور دوسری جگہ نکاح کرے۔ اسلامی شریعت کا یہی حکم ہے کہ ظالم خاوند سے عورت کو جدا کیا جاوے خدا فرماتا ہے ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا یعنی عورتوں کو محض ظلم اور تنگ کرنے کیلئے اپنے قبضہ میں مت رکھو۔ حدیث شریف میں ہے ولا ضرر ولا ضرار فی الاسلام یعنی ضرر کی کوئی بات بھی دین میں جائز نہیں۔ مگر بغیر طلاق یا فیصلہ عدالت کے نکاح ثانی نہیں ہوگا۔

ج نمبر ۴۱۶ - تین آیتیں چھوٹی یا ایک آیت طویل پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے۔ والعصر پوری پڑھنے سے بھی نماز ہو جاتی ہے۔

ج نمبر ۴۱۷ - اذان اگر صبح کی ہے تو بعض علماء کے نزدیک وہی کافی ہوگی اور اگر کسی اور وقت کی ہے تو بالاجماع دوبارہ کہنی چاہیے۔ (ارکاٹ و مصول)

س نمبر ۴۱۸ - آج کل ایک باجا جو فونوگراف نکلا ہے اس کا کہنا سننا حلال ہے یا حرام کیسا ہے مع تمام وجوہات کے بتفصیل جواب آپ کے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر ممنون کریں۔ (عبداللہ بنگلور)

ج نمبر ۴۱۸ - فونوگراف پر وہی حکم ہے جو ہر ایک تقریر پر ہے۔ تقریر کا مضمون اگر اچھا ہے تو تقریر کا سننا بھی جائز ہے اور اگر مضمون بُرا ہے تو اس کا سننا بھی ناجائز ہے قرآن مجید جیسا زبانی سننا جائز ہے ویسا ہی فونوگراف میں سننا بھی جائز ہے۔ کسی آیت یا حدیث میں اس کی ممانعت نہیں آئی۔ اس لیے منع کی کوئی وجہ نہیں حدیث شریف میں آیا ہے دعوا ما ترکتم یعنی جب تک شریعت کی طرف سے تم پر کسی بات کا حکم یا ممانعت نہ کیجاوے اس کا کرنا جواز کا حکم رکھتا ہے۔ امر شرعی یعنی کسی ایسے کام کے لیے جس پر ثواب سمجھا جائے دلیل شرعی کی حاجت ہے۔ جائزات اور مباحات کے لیے عدم منع ہی دلیل ہے۔ (ارکاٹ و مصول)

س نمبر ۴۱۹ - تارک الصلوٰۃ کافر و مشرک ہے یا نہیں؟ واقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین کا کیا مطلب ہے؟ تارک الصلوٰۃ کی دعوت و ضیافت قبول کرنی اور اس کے جنازہ کی نماز پڑھنی جائز ہے یا ممنوع؟

س نمبر ۴۲۰ - کافر اہل کتاب و غیر اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ و مجوس و ہنود کا بدن طاہر ہے یا نجس؟ اور ان لوگوں کے ساتھ مسلمان کو مصافحہ و معانقہ روا ہے یا ممنوع؟ اور انما المشرکون نجس سے مراد کیا ہے؟ (عبدالرؤف کیمپ پراتی)

ج نمبر ۴۱۹ - تارک الصلوٰۃ کے کفر میں اختلاف ہے۔ حافظ ابن قیم مرحوم نے اپنے رسالہ کتاب الصلوٰۃ میں اس پر مفصل بحث کی ہے۔ پنجاب کے قصبہ فتح گڑھ ضلع گورداسپور کے مولوی محمد عثمان مرحوم نے بھی ایک رسالہ الحکم النبی تارک الصلوٰۃ کے کفر میں لکھا تھا۔ امام شافعی وغیرہ بھی اس کے کفر کے قائل ہیں۔ صوفیا میں سے حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تارک الصلوٰۃ کے حق میں بڑی سختی سے کفر کا فتوے دیتے ہیں۔ ان کی کتاب غنیۃ الطالبین میں یہ الفاظ بھی ہیں لا یصلی علیہ ولا یدفن فی مقابر المسلمین و ماله فئ یعنی بے نماز کو مرتدوں کی طرح قتل کیا جاوے اور اس پر جنازہ نہ پڑھا جاوے۔ اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے اور اس کا مال وارثوں میں تقسیم نہ کیا جاوے بلکہ سرکاری خزانہ میں داخل کیا جائے لیکن جمیع آیات و احادیث پر غور کرنے سے میرے ناقص علم میں عدم تکفیر راجح ہے پس جن بزرگوں کے نزدیک بے نماز کافر ہے ان کے نزدیک اسکے ساتھ کافروں کے سے معاملات ہونگے اور جن کے نزدیک وہ فاسق ہے ان کے نزدیک فاسقوں کا برتاؤ ہوگا۔ مگر دائرہ ایمان سے خارج نہ سمجھا جائے بشرطیکہ فرضیت نماز کا قائل ہو پس قبول دعوت و جنازہ وغیرہ ان کے نزدیک جائز ہوگا۔ آیت واقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین سے نماز پڑھنے کا حکم اور شرک کرنے کی نہی ثابت ہوتی ہے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ترک صلوٰۃ سبب شرک کا ہاں ایک حدیث میں آیا ہے من ترک الصلوٰۃ فقد اشرک یعنی جس نے نماز کو چھوڑا اس نے شرک کیا۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ اس نے خدائی حکم کے مقابلہ پر اپنے نفس کی پیروی کی اور اس کو قرآن مجید میں مشرک کہا گیا ہے خدا فرماتا ہے افرایت من اتخذ الٰہہ ھواہ۔

ج نمبر ۴۲۰ - کفار مشرکین کی نجاست میں اختلاف ہے۔ علماء حنفیہ نجس سے مراد ان کی نجاست قلبی لیتے ہیں اجسام کو نجس نہیں کہتے بعض علماء ان کو اجسام ظاہری کو بھی نجس کہتے ہیں میرے ناقص علم میں بھی علماء حنفیہ کی رائے صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے وان علی قلوبھم ما کانوا یکسبون یعنی کافروں کی بد عملی نے اُن کے دلوں پر زنگ لگا دیا ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کے کفر اور شرک کی نجاست اُن کے دلوں پر ہے نہ کہ اجسام پر۔ (باقی آئندہ)

انتخاب الاخبار

اکولہ میں قائم مقام ڈپٹی کمشنر صاحب نے ایک زراعتی نمائش گاہ کھولنے کی تجویز کی ہے۔ اس نمائشگاہ میں مویشی اور قدیم و جدید قسم کے آلات کشاورزی جمع کئے جائینگے یہ نمائشگاہ تاریخ ۹۔ ۱۰ و ۱۱ ماہ مارچ ۱۹۰۸ء کو ہوگی اور تین دن برابر کھلی رہیگی قائم مقام صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر صوبہ برار اور صاحب ڈائرکٹر آف اگریکلچر ممالک متوسط و برار نے اس نمائشگاہ کی سرپرستی و معاونت قبول فرمائی ہے۔ اس کے مصارف ڈسٹرکٹ بورڈس اور میونسپل بورڈ ادا کرینگے۔ **ایوت محل** ۔ مرہٹی اخبار ہری کشور کے مالک و ایڈیٹر پر تہمتی گیر ہری گیر پر عرصہ دو ماہ سے مقدمہ سڈیشن قائم ہوا ہے اس عرصہ میں پیشیاں مختلف تاریخوں میں ہوئیں۔ صاحب مجسٹریٹ ضلع نے ملزم پر فرد جرم لگادی ہے ملزم ضمانت پر رہا ہے۔ گواہان صفائی طلب کئے گئے ہیں۔ برار کے مشہور پلیڈر کھاپرڈے ملزم کی جانب سے پیروی کرتے ہیں۔ پولیس ضبط ہے۔ ضبطی اٹھانے کے لئے عدالت جوڈیشل کمشنری ناگپور میں اپیل کی گئی تھی جو نامنظور ہوئی۔ نامہ نگار از برار **بھوپال** میں آج کل طاعون کا بہت زور ہے۔ خدا رحم فرمائے۔ **لاہور** کے چکڑالویوں نے طویلہ شاہنواز کے متصل مسجد تعمیر کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔ مگر صاحب ڈپٹی کمشنر نے انکار کردیا۔ اپیل کرنے پر صاحب ڈپٹی کمشنر نے بھی موقعہ کا ملاحظہ کرکے درخواست نامنظور فرمائی۔ سنتا ہے کہ مولوی عبداللہ چکڑالوی لاہور کو چھوڑنے والے ہیں۔ **مراکو** کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ فرانسیسی مدبر برائم ریگنالٹ نے سولانی حفیظ وزیر اعظم اور وزیر محکمہ خارجیہ تینوں سے کئی بار مشورہ کیا جن قبائل نے فرانسیسی تجاویز صلح کو منظور کیا تھا۔ مولائی رشید کی سپاہ نے انہیں تاخت و تاراج کیا۔ بقول اخبار ٹائمز فرانس اور ہسپانیہ کو سلطان مراکو نے اس امر کی اجازت دیدی۔ کہ اسباب ممنوع التجارت کی نگرانی کے لئے سواحل مراکو پر پولس کا انتظام کریں۔ مولائی حفیظ کے قاصد لنڈن پہنچکر فارن آفس میں گئے مگر انہیں ملاقات کی اجازت نہ ملی۔ **سلطان عالی** نے تپدق کے مریضوں کے لئے مقام حالیمہ میں جو ایک پر فضا پہاڑی مقام ہے یورپ کے طریقہ پر ایک عالیشان شفاخانہ تیار کرانا شروع کیا ہے اور اس کے لئے جرمنی سے دو انجینیر بلائے گئے ہیں۔ **آجکل** گورنمنٹ فرانس اپنے علاقہ مغربی افریقہ میں مسلمان رعایا کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ مبذول کر رہی ہے **آنریبل** مسٹر گوکھلے اور مسٹر واچا دیں بغرض ناگپور گئے ہیں کہ وہاں کانگریس کے دونو فریقوں میں جو نزاع پڑ رہی ہے اسے رفع کرنے کی کوشش کریں۔ (اخترہ)

بادلے مرگ عیسٰے آپ ہی بیمار ہیں۔ **غیر ممالک** سے خطوط کا جواب منگانے میں اکثر اس وجہ سے وقت ہوا کرتی تھی کہ ہندوستان کے ٹکٹ وہاں ادائیگی محصول میں کارآمد نہ ہو سکتے تھے۔ لیکن ایک جدید کوپن کے اجراء سے ڈاکخانہ نے اس وقت کو رفع کردیا ہے۔ یہ ۲۰ ر کو ملیگا اور اسے عام ٹکٹوں کی طرح لفافہ میں ڈالکر مکتوب الیہ کی طرف بھیجدینا کافی ہوگا۔ یہ کوپن غالباً وسط نومبر سے عام ڈاکخانوں سے دستیاب ہو سکینگے۔ **پونا** میں ایک سترہ سالہ نوجوان برہمن مسمی لکشمی ساورام نے عمر قید کالے پانی کی سزا پائی۔ اس کمبخت نے اپنی بیوہ والدہ سے اپنی کسی خاص ضرورت کے لئے دس روپیہ مانگے تھے۔ لیکن غریب والدہ نے انکار کیا۔ تب اس نے کہا کہ اچھا دیکھنا میں ایسا کام کرونگا جو تم کو رونا پڑیگا۔ والدہ نے اس دہمکی کی کچھ پرواہ نہ کی۔ چند روز کے بعد جب کہ والدہ گھر میں نہ تھی۔ یہ کمبخت لڑکا اپنی پنجسالہ معصوم ہمشیرہ کو باہر لیکر نکلا۔ تین میل کے فاصلہ پر کنواں تھا اس نے اس لڑکی کو کنوئیں میں دھکیل دیا بعد میں جب تلاش کی گئی تو لڑکے نے خود ہی بتلا دیا۔ اور وہ کنواں بھی دکھلا دیا اور اس میں سے لڑکی کی لاش دستیاب ہوئی۔ **ہندوستان** میں خشک سالی کی وجہ سے گرانی ہولناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ خدا اپنے بندوں پر رحم کرے حالت روز بروز تاریک ہوتی جاتی ہے۔ گورنمنٹ عالیہ کو امدادی کام جاری کرنے کی طرف توجہ فرمانی چاہئے۔ **کانپور** میں نرخ غلہ روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے۔ روپیہ کا پونے آٹھ سیر گیہوں بک رہا ہے اور غریبوں کے کھانے کے چاول گیارہ روپیہ آٹھ آنہ من ہیں۔ **آگرہ** میں ایک طرف تو بخار کی سخت شکایت ہے اور دوسری طرف نرخ غلہ گراں ہو رہا ہے۔ اللہ اپنا رحم کرے۔ **قبول اسلام** مولوی محمد ابراہیم صاحب وکیل اسلام لاہور کے ہاتھ پر ۱۱۔ اکتوبر یوم جمعہ کو مفصل ذیل مردوں اور عورتوں نے مسجد شاہی لاہور میں اسلام قبول کیا (۱) مسمات عمری بنت مولی رام (قوم مہتر) سکنہ لاہور تیلی گلہ کوٹھی آلی صاحب حیف انجنیر ۔ اسلامی نام عمری بی بی ۔ (۲) مسمی ماموں ولد لالو مہتر ساکن موضع چند اسلامی نام امام الدین ۔ (۳) عطر چند ولد کبیر داس اروڑا سکنہ ضلع سیالکوٹ تحصیل رعیہ موضع بدا ملی اسلامی نام عبدالصمد ۔ (۴) مسمی جوزف ولد شمعون عیسائی سکنہ لاہور انارکلی اسلامی نام محمد یوسف ۔ (۵-۶) مسماۃ آلسو زوجہ چیتن داس معہ ایک شیر خوار لڑکا دیدار سکنہ امرتسر کڑہ حکیماں حال وارد لاہور ۔ اسلامی نام کرم بی بی و کریم بخش ﴿ **امرتسر** میں کبھی کبھی بادل نظر آتے ہیں ۔ مگر ابھی تک بارش نہیں ہوتی ۔ (۲۱ اکتوبر)

بارش کہیں کہیں ہوتی ہے ۔ اچھی طرح نہیں ہوتی ۔ اسلئے ضروری ہے ۔ کہ ہر جگہ خصوصیت سے استسقا کیا جائے ۔ تاکہ نزول رحمت باراں ہو اور قحط دور ہو

ahmadimuslim.de

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادات

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی۔ جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے۔" (اخبار اہلحدیث - ١٩ جولائی ١٩٠٧ء صفحہ ٦ کالم ١)

جناب عبدالصمد صاحب عبداللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں:

(پہلا خط) "تسلیم - میں نے امتحان کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپکی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا۔ الحمدللہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اسلئے ایفاء وعدہ مجھپر فرض ہوا۔ آپ ساڑھے آٹھ روپے کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں × × × × × × ×"

(دوسرا خط) "براہ مہربانی ایک ڈبیہ مومیائی۔ ایک ڈبیہ منجن اور ایک × × بھیجدیں"

(تیسرا خط) "براہ مہربانی دو ڈبیہ مومیائی اور ایک ڈبیہ منجن بہت جلد ارسال فرمادیں۔ یہ سب ادویات میں دوستوں کے لئے منگواتا ہوں"

(چوتھا خط) "مومیائی دو ڈبیہ اور بھیجدیں"

ایک صاحب منٹو ناتھ بھنجن سے لکھتے ہیں

دو ڈبیہ مومیائی اور بھیجدیں۔ میں آپکا پرانا خریدار ہوں

مومیائی کے مختصر فواید حسب ذیل ہیں:

مقوی باہ - دافع کثرت جریان منی اور ابتدائی سل کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے اعلیٰ درجہ کی مولد خون ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ۲ؔ محصول

المشتہر

منیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

تحفہ ثنائی

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ بایدوشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے۔ جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں۔ جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اوّل سورۃ فاتحہ و بقر	قیمت	۱۲؍
جلد دوم	" آل عمران تا نساء	" ۱۲؍
جلد سوم	" مائدہ تا اعراف	" ۱۲؍
جلد چہارم	" انفال تا چودہ پارہ	" ۱۲؍
جلد پنجم	" فرقان تک	" ۱۲؍

الہامی کتاب

وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کے مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ۔ قرآن کے الہامی ہونے کا کامل ثبوت۔ قیمت ۱؎

تقابل ثلاثہ

یعنی توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلاکر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا قطعی فیصلہ ہے۔ قیمت ۸؍ معہ محصولڈاک

المشتہر

منیجر اہلحدیث امرتسر - کٹڑہ سفید

باہتمام حکیم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا